REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ ۱۳ صفر ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰/-

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۹ ظہور ۱۳۳۸ھش ۱۹ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۹۵

حضرت صاحب کی صاحبزادی امۃ الجمیل سلمہا کی شدید علالت

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

چند دن سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی چھوٹی صاحبزادی عزیزہ امۃ الجمیل بیگم سلمہا جو سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ کے بطن سے ہے۔ گردہ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ درد کے شدید دوروں کے علاوہ پیشاب بھی قریباً بند ہے۔ اور پیشاب کی جگہ خون آ رہا ہے۔ اور بچی بہت نڈھال ہو رہی ہے۔ اس کی بیماری کی وجہ سے حضرت صاحب کی طبیعت پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ اور چونکہ حضور پہلے سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اس لئے ایسے وقت میں حضور کی طبیعت پر اثر پڑنا زیادہ خطرہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ لہٰذا احباب کرام جہاں اپنے مطاع و محبوب امام کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ وہاں حضور کی اس صاحبزادی کے لئے بھی دردِ دل سے دعا فرمائیں:

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حضور کو عنقریب علاج کی غرض سے کراچی لے جانے کی تجویز ہے۔ لہٰذا اس سفر کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے بھی خصوصیت سے دعا کی جائے:

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۷ اگست ۱۹۵۹ء

درخواست دعا

ربوہ ۱۸ اگست۔ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے رخصت پر ہیں۔ اور بحالی صحت کے پیش نظر لاہور میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت صحت کی بحالی کے لئے دعا کریں:

سیلاب زدگان کیلئے اٹھانوے ہزار روپیہ

کراچی ۱۷ اگست۔ ہائی کمشنر کینیڈا نے کینیڈا ریڈ کراس کی طرف سے مغربی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں سیدہ واجد علی شاہ چیئرمین پاکستان ریڈ کراس کی خدمت میں ۹۸ ہزار چار سو روپے کا چیک پیش کیا ہے۔ سید واجد علی شاہ نے کینیڈا کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ اسے فی الفور سیلاب زدوں کی امداد پر خرچ کیا جائیگا۔

متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن کے سفارتی — تعلقات —

قاہرہ ۱۷ اگست کل سے متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن میں از سر نو سفارتی تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ یہ سفارتی تعلقات اس وقت سے منقطع تھے جب سے عراق میں انقلاب برپا ہوا ہے۔ قریباً ایک ماہ ہوا عبدالخالق حسونہ سکرٹری جنرل عرب لیگ کی مساعی جمیلہ سے دونوں ملکوں نے از سر نو سفارتی تعلقات قائم کرنے پر رضامندی کا اظہار کر دیا تھا:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

رات نیند آ گئی۔ آج صبح سے طبیعت بہت بے چین ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ —

ربوہ ۱۸ اگست بوقت دس بجے صبح

کل دوپہر تک تو حضور کی طبیعت کچھ بہتر رہی۔ مگر دوپہر کے بعد سے شام تک شدید اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ آج صبح سے طبیعت بہت بے چین ہے۔

احباب جماعت نہائت درد و الحاح سے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا قادر و شافی خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور کو کامل شفا عطا کرے۔ آمین

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح - ربوہ ۱۸ اگست ۱۹۵۹ء

فارموسا میں شدید زلزلہ ۱۸ افراد ہلاک ۴۳ زخمی

پانچ سو سے زائد مکان پیوند زمین ہو گئے۔

تائپے ۱۸ اگست۔ گزشتہ ہفتہ کے روز فارموسا میں جو شدید زلزلہ آیا تھا۔ اس کے نقصانات کی تفاصیل اب موصول ہوئی ہیں۔ فارموسا کے جنوبی علاقے ہینگ چونگ اور تائی تانگ میں ۱۸ افراد ہلاک ہو گئے۔ اور ۴۳ افراد کو شدید چوٹیں آئیں۔ اس علاقہ میں ۵۰۶ مکان پیوند زمین ہو گئے ہیں۔ اور قریباً ۶۳۳ مکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ زلزلہ کا مرکز معلوم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ مذکورہ بالا دونوں علاقوں میں زلزلہ بیک آیا ہے زلزلے کے اثر کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ گئے تھے:

دوہری ریلوے لائن نہیں بنے گی

کراچی ۱۸ اگست۔ بعض اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ لاہور اور راولپنڈی کے درمیان ریلوے لائن کو ڈبل کر دیا جائے گا نظامت ریلوے کے ایک اعلیٰ افسر نے اس اطلاع کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے۔

جارج پنجم کا مجسمہ مسخ کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۸ اگست۔ انڈیا گیٹ نئی دہلی پر شاہ جارج پنجم کے سنگ مرمر سے بنے ہوئے مجسمہ کا کل حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا گیا۔ ایک ہندوستانی نوجوان سریندر سنگھ سیڑھی کی مدد سے مجسمے پر چڑھا اور اس نے مجسمے کا ناک توڑ دیا۔ اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں توڑ دیں۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے اس کے ہتھوڑے پر قبضہ کر لیا ہے۔ سریندر سنگھ نے پولیس کو بتایا کہ "میں نے حب وطن کے جذبہ کے تحت یہ کارنامہ انجام دیا ہے"

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں ...
اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۹ء

غلط اعتراضات

(۲)

آئیے ایک اور واقعہ پر غور کیجئے۔ صلح حدیبیہ کی شرائط طے ہو رہی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ سو جانباز مومن موجود ہیں۔ سہیل قریش مکہ کے وفد کا سرخیل معاہدہ صلح کی شرائط طے کر رہا ہے۔ اس اثناء میں ایک شخص گرتا پڑتا پا بہ زنجیر وہاں پہونچ جاتا ہے۔ جس کا نام ابو جندل ہے۔ اور جو سہیل کا بیٹا ہے۔ جس کو زنجیروں میں اس لئے کسا ہوا ہے۔ کہ وہ اسلام پر ایمان لے آیا ہے۔ ایسے عالم میں وہ مسلمانوں سے فریاد کرتا ہے۔ کہ میری مدد کرو۔ مسلمانوں کے دل یہ فریاد سنکر تڑپ جاتے ہیں۔ اور سب کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ منظر دیکھ کر بے چین ہو جاتے ہیں؛

سب کے دلوں میں یہ یقین ہے کہ ہو سکتا ہے یہ شخص ظلم و ستم کی تاب نہ لا سکے اور بہت ممکن ہے کہ وہ لغزش کھا جائے۔ اور اسلام سے مرتد ہو جائے۔ ایسا ہو سکتا تھا یقیناً ہو سکتا تھا۔ ایسے نازک وقت میں اسلام کا صادق رسول جذبات کی رو میں نہیں بہ جاتا۔ اگر وہ اشارہ بھی کرتا تو جاں نثار اسی دم ابو جندل کی زنجیر کاٹ دیتے۔ اور اس کو آزاد کرا لیتے۔ مگر نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ سب دم بخود تھے۔ کہ دیکھئے کیا حکم ہوتا ہے۔ آخر سب نے سُن لیا جو اسلام کا حکم تھا۔ کہ اے ابو جندل ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالےٰ کوئی سامان پیدا کر دے گا

اگر اسلام کی تعلیم یہ ہوتی۔ کہ جو اسلام سے پھر جائے تو اس کو قتل کر دو۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ اے ابو جندل اگر تو اسلام سے پھرا تو پھر ہم خود تیری گردن اڑا دیں گے۔ نہ تو مسلمانوں نے اس کو چھڑایا۔ اور نہ اس کو یہ دھمکی دی گئی۔ کیا یہ اسلام کی تعلیم نہ تھی! پندرہ سو اسلامی تلواریں کیا ایک ابو جندل کی زنجیریں بھی نہیں کاٹ سکتی تھیں۔ ہاں نہیں کاٹ سکتی تھیں۔ کیونکہ اسلامی تعلیم نے ان کو پکڑ لیا تھا۔ یہ ہے اسلام کی تعلیم! کیا اس واقعہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دین کے لئے ذرا سا جبر بھی اسلامی تعلیم کے متضاد ہے۔

اگر اسلام کی رواداری کی تعلیم یہ ہے تو پھر سوال وہی قائم رہتا ہے کہ غیر مسلم غلطی سے یا بدنیتی سے یہ الزام اسلام پر کیوں لگائے چلے جاتے ہیں۔ کہ وہ جبر سے پھیلا ہے۔ اس غلط فہمی اور اس بدنیتی کا امکان کیوں پیدا ہوا ہے۔ اس کی وجہ تلاش کرنے کے لئے ہمیں دور نہیں جانا پڑتا۔ ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ غلط فہمی اور معاندین کو اس بدنیتی کا موقعہ خود ان لوگوں میں سے بعض خود غرضوں نے بہم پہنچایا۔ جن کے سپرد یہ کام ہوا تھا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی اس رحمت کو ساری دنیا میں عام کریں۔ جنہوں نے یہ بار اپنے کندھوں پر اٹھایا تھا کہ خواہ معاندین کی تلواریں ان کے سروں پر لہرائیں وہ "اللہ واحد" کا نعرہ لگاتے چلے جائیں گے وہ رب العالمین کا پیغام شاہی محلوں اور فقیروں کے جھونپڑوں میں پہنچاتے چلے جائیں گے۔ انہوں نے بعد میں اس اصول کو کہ مومن کے ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار ہونی چاہئے غلط معنے پہنا لئے اور قرآن کریم کو تو بقچوں میں دبا لیا۔ اور دین کا نام لے کر طمع نفسانی کے لئے دونوں ہاتھوں سے تلوار چلانی شروع کر دی۔ اور کبھی نہ سوچا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنے اس غیر اسلامی فعل کو جائز ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی وہ تمام آیات منسوخ قرار دلوا دیں۔ جن میں وہ عظیم الشان تعلیم دی گئی ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ جس تعلیم کو صرف اسلام نے سورج کی کرنوں جیسے چمکتے ہوئے الفاظ میں بیان کیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار کے صحیح معنے وہ ہیں جو مثلاً سر سید مرحوم نے بتلائے ہیں ذیل میں رسالہ ثقافت لاہور سے نقل کر رہے ہیں۔

"سر سید کا دعوےٰ ہے کہ جملہ قواعد خواہ وہ روحانی ہوں یا تمدنی اخلاقی ہوں یا سیاسی ان کا قانون قدرت سے مطابق ہونا ضروری ہے ورنہ وہ قابل عمل نہ ہوں گے۔ وہ عیسائیت اور بدھ مت کے نرم مزاج اور رحم دلانہ قوانین کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ قوانین کانوں کو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن کسی زمانے میں نہ تو ان پر عمل ہوا۔ اور نہ ہی آئندہ کبھی ان پر عمل کئے جانے کی توقع ہے۔ اس لئے وہ اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ "کوئی قانون وہ ظاہر میں کیسا ہی چمکیلا اور خوش آئند ہو جبکہ وہ قانون قدرت کے برخلاف ہے تو محض نکما اور بے اثر ہے"۔ اسلامی قوانین و احکام کے متعلق ان کی رائے یہ ہے کہ "اسلام میں جو خوبی ہے وہ یہی ہے کہ اس کے تمام قانون قانون قدرت کے مطابق اور عملدر آمد کے لائق ہیں۔ رحم کی جگہ رحم جہاں تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے۔ رحم ہے۔ معافی کی جگہ معافی ہے۔ بدلے کی جگہ بدلہ ہے۔ لڑائی کی جگہ لڑائی ہے۔ ملاپ کی جگہ ملاپ ہے۔ اور یہی بڑی دلیل ہے اس کی سچائی کی اور قانون قدرت بنانے والے کی طرف سے ہونے کی"۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلام نہ تو ملک گیری اور فتوحات ملکی حاصل کرنے کے لئے فوج کشی اور خونریزی کی اجازت دیتا ہے۔ اور نہ ہی اشاعت اسلام کی غرض سے کسی زمین پر حملہ آور ہونا پسند کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جہاد کی اجازت صرف دو صورتوں میں دی گئی ہے۔ ایک اس وقت جبکہ کافر اسلام کی عداوت اور اسلام کو معدوم کرنے کی غرض سے نہ کہ کسی ملکی اغراض سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوں۔ کیونکہ ملکی اغراض سے جو لڑائی ہوتی ہے۔ خواہ وہ مسلمان مسلمان میں ہو یا مسلمان اور کافر میں سر سید کا اس کے متعلق فتوےٰ یہ ہے۔ کہ "وہ ایک دنیاوی چیز ہے۔ اس کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ جہاد کے جواز کی صورت یہ ہے۔ کہ ملک یا قوم میں مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہیں ان کی جان و مال کو امن نہ ملے۔ اور فرائض مذہبی کے ادا کرنے کی اجازت نہ ہو۔ بشرطیکہ یہ مسلمان اس ملک میں بطور رعایا نہ رہتے ہوں۔ کیونکہ رعایا ہونے کی صورت میں ان کے لئے دو ہی راہیں رہتی ہیں۔ یا تو ان کے مظالم کو برداشت کریں یا ہجرت کر جائیں۔ سر سید کا دعوےٰ ہے۔ کہ صرف تین قسم کے لوگوں سے جہاد کرنے کی اجازت قرآن کریم میں دی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو خود مسلمانوں کے ساتھ جنگ کا آغاز کریں؛

(۲) ایسے افراد جنہوں نے دغا کر کے معاہدوں کو توڑ دیا ہو۔

(۳) ایسے ظالم جنہوں نے مسلمانوں کو یا ان کے بچوں اور عورتوں کو عذاب اور تکلیف میں ڈال رکھا ہو۔

اس تمام وضاحت کے بعد سر سید پوچھتے ہیں۔ "کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی جنگ ناانصافی اور زیادتی ہے؟ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ لڑائی اخلاق کے برخلاف ہے؟ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ لڑائی قانون قدرت اور انسان کی فطرت کے مخالف ہے؟ کون کہہ سکتا ہے کہ اس لڑائی کا حکم خدائی مرضی کے برخلاف ہے؟ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس حالت میں بھی لڑائی کا حکم نہ ہوتا۔ بلکہ دوسرا گال چھیر دینا خدا کی مرضی کے مطابق ہوگا"۔

سر سید نے ان معترضین کو جو آیات جہاد کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ انسانیت کے خون بہانے اور بنی نوع انسان کے خون سے ہاتھ رنگنے کی ترغیب دیتی ہیں یہ جواب دیا ہے کہ لڑائی شروع ہونے کے بعد اس کے سوا اور کیا ہوتا ہے کہ دشمنوں کو قتل کرو۔ لڑائی میں بہادری دکھاؤ۔ دل کو مضبوط رکھو۔ اور میدان میں ثابت قدم رہو۔ قرآن میں جتنی بھی آیات جہاد کے متعلق ہیں۔ ان کا یہی مفہوم ہے ان سے بے جا خونریزی مراد لینا سراسر زیادتی ہے۔ کیونکہ اسلام نے خود بار بار رحم کی ترغیب دی ہے۔ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو جو شریک جنگ نہ ہوں قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ مغلوب کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔ صلح و امن کی پیشکش کو قبول کرنا ضروری بتلایا ہے حتیٰ کہ باغوں کو کاٹنے اور کھیتیوں کو جلا کر تباہ کر دینے کی سخت مخالفت کی گئی ہے"۔

(ثقافت لاہور اگست)

تقریباً یہی بات ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصانیف میں نہایت وضاحت سے بیان کی ہے۔ مگر ان دونوں پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ کہ انہوں نے (نعوذ باللہ) قرآنی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جب ہماری ذہنیت ایسی بنا دی گئی ہو تو الفرقان کے مدیر محترم بتائیں۔ کہ ریاست کے غیر مسلم مدیر کو کیوں غلط فہمی نہ ہو۔ اور عیسائی رسالہ خادم کو بدنیتی سے اسلام پر الزام تراشی کا موقعہ کیوں ہم نہ پہونچے؛

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ تحریک جدید

وعدہ جات تحریک جدید کی وصولی کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ۳۰ اگست سے ۶ ستمبر ۱۹۵۹ء تک ہفتہ تحریک جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ قائدین مجالس اور زعماء سے گذارش ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ممکن سعی فرمائیں۔ اور نتائج سے صیغہ ہذا کو اطلاع دیں؛

قریشی فیروز محی الدین

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعتِ احمدیہ میں نظامِ وصیّت کا قیام

وصیّت کی اہمیت، ضروری شرائط اور اس کے اغراض و مقاصد

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(۴)

ہدایات

۱۔ ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں۔ تو ان کی وصیت پر عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے ایمن معفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیّت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔ جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیّت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

۲۔ ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں۔ تو انکے وارثوں کو چاہیئے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان میں پہنچا دیں۔ اور اگر قبرستان کی تکمیل سے یعنی پل وغیرہ کی تیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی تیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں قادیان میں ان کی میّت لائی جائے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں۔ ان کا قبر میں سے نکالنا مناسب نہ ہوگا۔*

ز کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذبانہ طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ٭

الراقم خاکسار

المعتصم باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پارسا زاد
پئے حرص دنیا مدہ دیں بباد
بدیں دار فانی دل خود مبند
کہ دارد نہاں راحتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکر دنیائے دُوں کم بسوز
ہر آں کو بدنیائے دوں مبتلا است
گرفتار رنج و عذاب و عنا است
بدست آنکہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا و دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دار عقبیٰ کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان ایں خانہ سست

* بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔
منہ

چو کار سے حیات است کارے نہاں
ہماں بہ کہ دل بگسلی زیں مکاں
جہنم کز و داد فرقاں خبر
ہمیں حرص دنیا است جانِ پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازیں رہ گذر کردن است
چرا عاقلے دل بہ بندد در آں
کہ ناگاہ وزد بر گلِ او خزاں
بدیں قحبہ بستن دل خود خطا است
کہ ایں دشمن دین و صدق و صفا است
چہ حاصل ازیں دلستاں و رنگ
کہ گاہے بصلح است گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدال دلستاں
کہ مہرش رہاند ز بند گراں
بروشکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر ز من نشنوی
عروسی بود نوبتِ ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیّت

رسالہ الوصیّت کے متعلق چند ضروری امر قابلِ اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

۱:۔ اوّل یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے، کہ قبرستان باعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہو گیا ہے۔ اس وقت تک جائز نہ ہوگا۔ کہ اس کی میّت جس نے رسالہ الوصیّت کے شرائط کی پابندی کی ہے، قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے۔ بلکہ پل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے تیار ہو جانا ضروری ہوگا۔ اور اس وقت تک میّت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جائے گی۔

۲:۔ ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیّت کی پابندی کا اقرار کریں۔ ضروری ہوگا کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔ اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بطور وصیّت یا وقف دیتے ہیں اور ضروری ہوگا کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اس کو شائع کرا دیں۔

۳:۔ انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیّت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلّی کر کے وصیّت کنندہ کو ایک سرٹیفیکیٹ اپنے دستخط اور مہر کیساتھ دیدے اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رُو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا، کہ وہ سرٹیفیکیٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔ اور انجمن کی ہدایت اور موقعہ نمائی سے وہ میّت اس موقعہ میں دفن کی جائے جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔

۴:۔ اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے نابالغ بچے دفن نہیں ہوں گے۔ کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ اور نہ اس قبرستان میں اس میّت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا۔ جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیّت کو پورا نہ کرے۔

۵:۔ ہر ایک میّت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ اس کو بجز صندوق قادیان لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہوں۔ تو ان کو دور کر کے اجازت دے۔

۶:۔ اگر کوئی صاحب خدا نخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں۔ جنہوں نے رسالہ الوصیّت کے تمام شرائط پورے کر دیئے ہوں۔ ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے۔ کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں۔ کہ ان کے فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔

۷:۔ یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیّت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

۸:۔ اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائیداد کی وصیّت کریں اور اتفاقاً انکی موت

ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں۔ جہاں سے میّت کو لانا متعذّر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔

۹:۔ انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ سے ترقی دے۔

۱۰:۔ انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے جو سلسلہ احمدیہ داخل ہوں اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے تو انجمن کا فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ اور مقرر کرے۔

۱۱:۔ اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے تو اس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں وہ تمام وصیتی مالوں میں سے دیئے جائیں گے۔

۱۲:۔ اگر کوئی شخص وصیت کرکے پھر کسی اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے۔ یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جائے۔ تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔

۱۳:۔ چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لئے انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔

۱۴:۔ جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں جو اس کی ہدایت کے تابع ہوں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں۔ کہ وہاں سے میّت کو لانا متعذر ہے تو اسی جگہ میت کو دفن کر دیں۔ اور ثواب سے حصہ پانے کی غرض سے ایسا شخص قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرے اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا جو اس ملک میں ہے اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اسی ملک کی اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو اور جائز ہوگا کہ کوئی ضرورت محسوس کرکے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جائے جس کا ہیڈ کوارٹر بطبعی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

۱۵:۔ یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے اور جائز ہوگا۔ کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کرکے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان تیار کریں۔

۱۶:۔ انجمن میں کم سے کم ہمیشہ ایسے دو ممبر رہنے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

۱۷:۔ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رُو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہر مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لایا جائے لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا۔ تو اسکو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ دفن ہونیوالے کو۔

۱۸:۔ اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو۔ اور باایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔

۱۹:۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رد کیا جائے تو گو وہ وصیتی مال بھی پیش کرے تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۰:۔ میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کریگا ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بناویں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓمّٓ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک

زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے دکھلاوے۔ اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائیگا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کرکے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بےشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بےسود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد
خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود
۶ جنوری ۱۹۰۶ء

درخواست دعا: مکرم محمد شفیع صاحب سلیم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا چند یوم سے بوجہ درد گردہ بیمار ہیں اور اب علاج کے لئے ملٹری ہسپتال جہلم تشریف لے گئے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مخلص بھائی کو جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین (بشیر احمد کاہلوں قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا)

پاکستان میں صنعتی ترقی کی ایک جھلک

(۲)

سیمنٹ کی صنعت:- ملک میں سیمنٹ کے ۷ کارخانے ہیں جو سالانہ ۱۰ لاکھ ٹن سیمنٹ تیار کرتے ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں ان کارخانوں نے ۱۰۷۲۰۰۰ ٹن سیمنٹ تیار کیا۔ لیکن چونکہ ہماری ضروریات کو یہ بھی کافی نہیں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کارخانوں میں اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ پی۔آئی۔ڈی سی کے دو کارخانوں میں ۵۰۰۰ ۷ ٹن تک کی وسعت دینے کی اجازت دی گئی ہے توسیع کا کام ستمبر ۱۹۵۹ء تک تکمیل پا جائے گا۔ مشرقی پاکستان میں ایک کارخانہ قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے جس کی پیداواری صلاحیت ۱۰۰۰۰۰ ٹن ہوگی۔

چمکدار دیواری ٹائل اس وقت چمکدار دیواری ٹائل بنانے اور پلاسٹک آف پیرس والا کوئی کارخانہ ملک میں نہیں ہے۔ لیکن قائم کیا جا رہا ہے جو سالانہ ۱۵ لاکھ ٹائل تیار کرے گا اسی طرح پلاسٹک آف پیرس بنانے والا بھی کوئی کارخانہ ملک میں نہیں ہے۔ وہ بھی قائم کیا جا رہا ہے

انجینری کی صنعت اس صنعت میں بھی سرمایہ کاروں نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اب تک متعدد کارخانے قائم ہو چکے ہیں۔ جو مختلف قسم کا سامان تیار کرتے ہیں۔ کیلوں سے لے کر تار اور کیبل تک۔ لالٹین۔ الیکٹرک لیمپ پنکھے۔ موٹر۔ ٹرانس فارمر۔ سوئچ۔ سوئچ بورڈ دستی اوزار وغیرہ۔ بھاری مشینوں کے اوزار۔ دستی پمپ۔ ٹربائن پمپ چھوٹی بڑی ڈھلائی کا کام۔ ان کی پیداوار محدود ہے۔ کیونکہ غیر ملکی زرمبادلہ پر اس کا انحصار ہے۔

جہاز سازی کا کارخانہ۔ پی آئی ڈی سی نے کراچی شپ یارڈ اور انجینری کا کارخانہ قائم کیا۔ اس پر ۳ء۴ کروڑ کی لاگت آئی یہ بالکل جدید مشینوں سے لیس ہے چھوٹے جہاز بنانے کا کام شروع ہو چکا ہے اور اس میں ۱۰ ہزار ٹن وزن کے جہاز بنانے کی صلاحیت ہے۔

اس منصوبہ میں خشک گودی بھی شامل ہے۔ جس میں ۱۵۰۰۰ ٹن وزن کے جہازوں اور ۲۴۰۰۰ ٹن وزن کے تیل بردار جہازوں کی مرمت ہو سکتی ہے۔ تیل کی ٹنکیاں۔ ٹرانسمیشن ٹاور فلڈ گیٹ وغیرہ بنانے کے علاوہ اس میں مختلف قسم کے مشینی کام انجام پائے ہیں۔

اس کی توسیع کا کام جاری ہے۔ جس پر مزید ½۱ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔

پی۔آئی۔ڈی۔سی نے جہاز سازی کا کارخانہ کھلنا مشرقی پاکستان میں قائم کیا ہے۔ وہاں ۵۰۰ ٹن وزن کے دریا میں چلنے والے جہاز بنائے جا سکتے ہیں اس پر ۵ء۳۲ کروڑ کی لاگت آئی ہے۔ مشرقی پاکستان کے نقل و حمل کی ترقی میں اس امر کا بڑا اہم حصہ ہے

دباغت اور چمڑے کی صنعت چمڑے کے سامان کی پیداوار اب ملک کی ضرورت سے زیادہ ہونے لگی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کو اور بہتر کر کے برآمد کے قابل بنایا جائے۔ چنانچہ ۱۹۵۸-۵۹ء کے درمیان دباغت کیا ہوا چمڑا ۲۔۲۷۶۱۲ لاکھ کی مالیت کا برآمد ہوا۔ جوتوں اور چمڑے کے سامان کی کل برآمدی مالیت ۲۳ لاکھ کی ہے۔

اس وقت ملک میں چھوٹے بڑے کارخانے ۲۰۰ کے قریب ہیں۔ ہمارے ملک کو اس وقت سالانہ ۳۲ لاکھ جوڑے جوتے درکار ہوتے ہیں۔

پھلوں کے تحفظ کی صنعت ملک میں ۲۵۰ ملین پونڈ سالانہ پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا کچھ حصہ تو ملک ہی میں استعمال ہو جاتا ہے اور کچھ ہمسایہ ملکوں کو برآمد ہوتا ہے۔ کچھ حصہ شربت۔ عرق۔ اسکوائش جیلی مربہ وغیرہ کی صورت میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ صنعت بڑا اہم کام انجام دے رہی ہے ملک کی جملہ ضرورت کا تخمینہ ۲۰ ملین پونڈ ہے

اس وقت ۱۲۱ کارخانے کام کر رہے ہیں۔ جن کی سالانہ پیداواری صلاحیت ۲۰ ملین پونڈ ہے۔ لیکن اندازہ کیا گیا ہے پیداوار ۸ ملین پونڈ ہے۔ جس کی قیمت ۹ ملین روپیہ کے برابر ہے۔

سمندری نمک اس وقت ملک میں ۸ کارخانے کام کر رہے ہیں۔ سالانہ پیداوار کا تخمینہ ۵۰۰۰ ۴ من ہے اس میں سے کچھ مقدار جاپان اور انڈونیشیا کو برآمد کی جاتی ہے اور باقی چمڑے کھال اور مچھلی کو خشک کرنے کے کام آتی ہے

مچھلی کی صنعت مچھلیوں کو منجمد کرنے اور ڈبوں میں بند کرنے کے اس وقت نو کارخانے کام کر رہے ہیں۔ بعض تیل بھی نکالتے ہیں۔ ویسے سالانہ پیداواری صلاحیت ۵۰۰۰ اکی ہے لیکن اصل پیداوار ۷۰۰ ٹن ہوتی ہے ۱۹۵۸ء میں ۱۵۵۰ ٹن مال برآمد کیا گیا

چائے کی آمیزش کی صنعت اس کام میں ۸ کارخانے لگے ہوتے ہیں۔ ان کی سالانہ پیداواری صلاحیت ۵۵ ملین پونڈ ہے لیکن حقیقی پیداوار ۵۲ ملین پونڈ ہوتی ہے۔

سوڈا لیمن بنانے کی صنعت صرف کراچی میں ۱۰ کارخانے یہ کام کرتے ہیں ان کی سالانہ پیداواری صلاحیت ۱۸۱۵۲۰۰ درجن بوتلوں کی ہے۔

پی آئی ڈی سی پاکستان کی صنعتی ترقی کی کارپوریشن نے ۱۹۵۷-۵۸ء میں پانچ منصوبے مکمل کئے تھے لیکن ۱۹۵۸-۵۹ء میں آٹھ منصوبے مکمل ہوئے۔ جن کی تفصیل ذیل ہے:-

۱- اسٹار جوٹ ملز۔ چاٹگانگ
۲- زیل پاک شوگر ملز۔ دیوان گنج
۳- کھلنا شپ یارڈ
۴- کراچی شپ یارڈ
۵- ٹھاکر گاؤں شوگر ملز
۶- دال اور تار پین فیکٹری۔ ہری پور
۷- پلاٹینم جوبلی جوٹ ملز۔ خالص پور کھلنا
۸- سوئی ملتان گیس۔ پائپ لائن

پی آئی ڈی سی نے اپنی ۷ سال کی زندگی میں ۴۸ منصوبے مکمل کئے ان منصوبوں میں کل سرمایہ ۸۸ء۸۹ کروڑ کا ہے۔ جس میں سے ۲۵ء۶۳ کروڑ نجی سرمایہ ہے ۶۲ء۲۶ کروڑ سرکاری۔ ۱۹۵۸-۵۹ء میں پی آئی ڈی سی کے منصوبوں سے تیار کیا ہوا مال ۵۰ کروڑ روپیہ کے قریب ہوا۔

پی آئی ڈی سی اس وقت مزید ۱۸ منصوبوں پر کام کر رہی ہے جن پر ۱۰۰ کروڑ کا سرمایہ لگایا جائے گا۔ یعنی نو اس سال مکمل ہو جائیں گے اور باقی ۱۹۶۰-۶۱ء میں۔

اخباری کاغذ کا منصوبہ کھلنا یہ کارخانہ اگست کے پہلے ہفتہ میں کام کرنے لگے گا۔ اس پر جملہ مصارف کا اندازہ ۸ء۴ کروڑ ہے مکمل ہونے پر ۲۳۰۰۰ ٹن اخباری کاغذ اور ۱۲۰۰۰ ٹن سادہ چھپائی کا کاغذ تیار کرے گا۔

پنسلین فیکٹری داؤد خیل داؤد خیل کا پنسلین بنانے والا کارخانہ تقریباً مکمل ہے۔ چند ماہ میں کام شروع ہو جائے گا۔ یہ ہر ماہ پنسلین کی ۲ ملین میگا یونٹیں تیار کرے گا۔

کیمیائی کھاد کے کارخانے ملتان اور فنچو گنج میں قدرتی گیس کے کھاد کے کارخانے تعمیر ہو رہے ہیں۔ ملتان کے کارخانے پر ۲۷ء۱۸ کروڑ مصارف ہوں گے اور یہ ۱۹۶۱ء میں کھاد تیار کرنے لگے گا۔ اور ۱۰۳۰۰۰ ٹن الومنیم نائٹریٹ اور ۵۹۲۰۰ ٹن یوریا تیار کرے گا۔ فنچو گنج کے کارخانے پر ۱۲ کروڑ صرف ہوں گے اور یہ بھی ۱۹۶۱ء کے آخر تک کھاد تیار کرنے لگے گا اور سالانہ ۱۰۷۰۰۰ ٹن یوریا بنائے گا۔ اس کی تعمیر کوبے اسٹیل ورکس جاپان کے سپرد ہے۔

صنعتی ترقی کا کام اطمینان بخش ہے۔ ویسے تو یہ کام مسلسل جاری رکھنے کا ہے۔ چند دنوں میں اس کی تکمیل ممکن نہیں۔ مناسب صنعتی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے کئی قرن درکار ہوتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے نہ صرف وقت کی ضرورت ہے بلکہ اپنے وسائل کو بھی دیکھنا ہے اگر کارخانے بن بھی جائیں تو ہم انہیں برقرار نہ رکھ سکیں گے۔ کیونکہ ان کے لئے خام مال فاضل پرزے جدید مشینوں کی ضرورت ہر وقت پڑتی رہتی ہے۔ جس کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ ضروری ہے

حکومت اس سلسلہ میں پوری کوشاں ہے وہ غیر ملکی زرمبادلہ کمانا اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بہرحال اس مقصد میں کامیابی کے لئے کسانوں۔ مزدوروں صنعت کاروں اور دیگر ایسے لوگوں کا تعاون ضروری ہے۔ جو پیداوار اور تقسیم و انتظام پر مامور ہیں۔

جیسا کہ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں نے کہا۔ راستہ مشکل ہے اور ہمارے وسائل محدود ہیں۔ دوستوں سے مدد مل سکتی ہے۔ لیکن جب تک اس پہیہ کو حرکت دینے کے لئے ہم اپنے بازوؤں کا زور نہ صرف کریں۔ خوشحالی اور اعلےٰ معیار زندگی کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ ہمیں توقع ہے کہ عزم راسخ اور انہماک فرائض کے ذریعہ ہم ضرور اس مشکل پر قابو پا لیں گے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

درخواست ہائے دعا

میرے لڑکے عزیزم ظہور احمد شاہ بی۔ایس۔سی کا ایک محکمانہ امتحان ماہ ستمبر میں ہوتا ہے۔ جس پر اس کی ترقی وغیرہ کا انحصار ہے۔ احباب جماعت خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ امتحان میں نمایاں کامیابی و کامرانی عطا فرماتے ہوئے بہتر سے بہتر ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ڈاکٹر عبدالستار شاہ نیشنز ربوہ

۲- محترم جناب محمد فقیر اللہ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز کی صاحبزادی فرحت جلیل بیگم کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد صحت یاب فرمائیں۔ آمین

ملک بشیر احمد کوٹ رادھا کشن
ضلع لاہور

جماعت احمدیہ سکھر کی طرف سے ایک بابرکت تقریب کا انعقاد

جماعت احمدیہ سکھر کی طرف سے مورخہ ۸/۸/۵۹ کو مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل (جو کہ کراچی تشریف لے جاتے ہوئے ایک دن کے لئے سکھر اترے تھے) کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۵½ بجے بعد دوپہر ایک تقریب کا انتظام کیا۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ بعض دوسرے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ تقریب زیر صدارت مکرم جناب صوفی محمد رفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت منعقد ہوئی۔ تلاوت جناب منیر الدین احمد صاحب نے اور نظم عزیز رفیع احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے نہایت احسن پیرائے میں دوستوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ نیز واضح طور پر بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ۷۳ فرقوں میں سے ناجی فرقہ کی جو خصوصیات بیان ہوئی ہیں وہ تمام تر جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کی تقریر پوری توجہ کے ساتھ سنی گئی۔ صدر صاحب نے مکرمی مولوی صاحب اور حاضرین کی مٹھائی اور شربت سے تواضع کی گئی۔ اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(قریشی عبدالرحمٰن زعیم مجلس انصار اللہ سکھر)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اطلاع دیں

ان کی مجالس کے کتنے خدام سالانہ اجتماع میں شریک ہو رہے ہیں

مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق امسال سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے تمام خدام کے ضروری کوائف جمع کئے جائیں گے۔ جس کے لئے ایک فارم طبع کرایا گیا ہے۔ جسے ہر اس خادم کی طرف سے پُر کرانا ضروری ہے جو اجتماع میں شامل ہو رہا ہو۔ پس مجالس خدام الاحمدیہ اطلاع بھجوائیں کہ ان کی مجلس سے کتنے خدام امسال سالانہ اجتماع میں شریک ہوں گے تا اس تعداد کے مطابق مذکورہ فارم انہیں قبل از وقت بھجوا دیئے جائیں۔

مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے کہ امسال ان کی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شامل ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات نکاح

(۱) مکرم کیپٹن راجہ منصور احمد صاحب ابن راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ ای-اے-سی ساکنہ گجرات کا نکاح مسماۃ فرخندہ خانم بنت میجر منظور الحسن صاحب گجرات کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر خاکسار نے مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۵۹ء کو کوہاٹ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(عبدالغفور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ)

(۲) مکرم احسان اللہ صاحب ولد چوہدری محمد طفیل صاحب ساکن اوکھم تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ امۃ الٰہی صاحبہ بنت چوہدری منظور احمد صاحب ساکن بہلول پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ دو ہزار روپے مہر مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے مورخہ ۸/۸/۵۹ بروز ہفتہ لاہور چھاؤنی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(صوبیدار محمد حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ لاہور چھاؤنی)

اعانت الفضل

مکرم محمد شفیع صاحب بھٹی ٹھیکیدار سکھر نے ٹھیکیداری کا کام شروع کیا ہے۔ اس خوشی میں آپ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ٹھیکہ میں برکت دے۔ آمین

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

احمدیہ مسجد گولی مار (کراچی) کی تعمیر

وقار عمل کے ذریعہ چھت کی تکمیل

احمدیہ مسجد گولیمار جس کی تعمیر کا کام مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے گذشتہ سال اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئی ہے۔ اس مسجد کی چھت ۱۹ جولائی بروز اتوار ڈال دی گئی۔ یہ چھت کراچی کے خدام نے گیارہ گھنٹے تک وقار عمل منا کر ڈالی۔ باوجود اس کے کہ خدام کو صرف رات کے وقت اطلاع دی گئی تھی۔ خدام نے کثیر تعداد میں اس میں شرکت کی۔ اور صبح ۸ بجے سے لے کر شام کو ۷ بجے تک مسلسل کام کر کے ایک ایسے کام کو سرانجام دیدیا۔ جس کا انہیں پہلے کوئی تجربہ نہیں تھا۔

کراچی کے خدام کا یہ وقار عمل اس لحاظ سے قابل دید تھا کہ اس میں صاحب حیثیت تاجر۔ ڈاکٹر اور طلباء مزدوروں کی طرح بلکہ ان سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ کام کر رہے تھے اور یہ نوجوان اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھے جب تک مسجد کی چھت ڈالنے کا کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ گیا۔ اس وقار عمل کو امیر جماعت احمدیہ کراچی جناب شیخ رحمت اللہ صاحب کے علاوہ ناظر صاحب بیت المال جناب عبدالحق صاحب رامہ نے بھی ملاحظہ فرمایا۔ اور خدام کے کام کی تعریف کی۔

وقار عمل کے کام کی نگرانی نائب قائد مرزا نذیر احمد صاحب جو تعمیر کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں معہ کمیٹی کے دوسرے ممبران کر رہے تھے۔ قائد مجلس محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب بھی سارا وقت انتہائی جوش سے کام کرتے رہے۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ان خدام میں سے اکثر خدام "فضل عمر فرسٹ ایڈ ڈویژن" کے تحت دو گھنٹے تک صبح بھی خدمت سرانجام دے چکے تھے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مجلس کی زیادہ سے زیادہ ترقی اور بیش از پیش خدمت سلسلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ممتاز رسولی ناظم وقار عمل)

شوریٰ —— سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

جیسا کہ الفضل اور خالد میں شائع شدہ اعلانات سے مجالس کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مذکورہ بالا تاریخوں میں اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس موقع پر شوریٰ کا اجلاس ہوتا ہے جس میں مجالس کی طرف سے آمدہ تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں اس سے قبل تجاویز بھجوانے کے لئے مجالس کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ اگست ۱۹۵۹ء ہے۔ یہ تجاویز ضمیمہ خالد ماہ اگست ۱۹۵۹ء میں شائع شدہ تفصیلات کے مطابق آنی چاہئیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز

شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے اگر زعماء کرام یا اراکین کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے مرکز کو زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر تک اس سے مطلع فرما دیا جائے۔ بعد میں موصول ہونے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) حمید اللہ خان صاحب کراچی میں عارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ گھبراہٹ بہت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین (عبدالمومن غلہ منڈی)

(۲) خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بیمار اور بیکار چلا آ رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم شفائے کاملہ عطا فرمائے اور پریشانیاں دور کرے۔ آمین۔

(ملک اقبال احمد خان [illegible] ضلع سیالکوٹ)

پاکستان کی طرف سے پناہ گزینوں کے عالمی سال میں حصہ کا فیصلہ

اقوام متحدہ انسانی ہمدردی کے نام پر لاکھوں فلسطینی، الجزائری اور چینی تارکان وطن کو آباد کرے گی

کراچی ۱۷ اگست۔ پاکستان نے پناہ گزینوں کے عالمی سال میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے جو اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق ۲۸ جون سے شروع ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ کے خاص نمائندے مسٹر کولاریہ آجکل کراچی میں ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں حکومت پاکستان کے مذکورہ فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ پناہ گزینوں کے عالمی سال میں پاکستان سمیت دنیا کے ستاون ممالک حصہ لے رہے ہیں۔

سال منانے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کے ممالک کو پناہ گزینوں کی امداد کی طرف متوجہ کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ وزیر خارجہ پاکستان نے رسمی طور پر عالمی پناہ گزینوں کی آبادکاری کے لئے جو مسلسل کوشش کر رہا ہے وہ اقوام متحدہ کے نزدیک قابل ستائش رہی۔ کورنگی کالونی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں اور جس کی وجہ سے پندرہ ہزار سے زیادہ پناہ گزینوں کے آباد ہو جانے کا امکان ہے آپ نے کہا کہ پناہ گزینوں کا مسئلہ اقوام عالم کے لئے ایک چیلنج ہے اسے جتنی جلدی قبول کیا جائے دنیا اور بنی نوع انسان کے لئے مفید ہوگا۔ پناہ گزینوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور انہیں انسانی ہمدردی کے طور پر آباد ہونا چاہیئے۔

مسٹر کولاریہ نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے پناہ گزین ان پناہ گزینوں کے زمرے میں نہیں آتے جنہیں آباد کرنے کے لئے اقوام متحدہ نے پناہ گزینوں کا سال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ جن پناہ گزینوں کو آباد کرنے کی متمنی ہے ان میں دس لاکھ فلسطینی مہاجر اور ایک لاکھ اسی ہزار سے کچھ زیادہ ہی الجزائری مہاجر بھی شامل ہیں جو اس وقت تونس اور مراکش میں دربدر پھر رہے ہیں اور ابھی تک انہیں آباد کرنے کے لئے کوئی کوشش کارگر ثابت نہیں ہو سکی۔ ان کے علاوہ یورپ کے مختلف ممالک کے ایک لاکھ تیس ہزار پناہ گزین اسی زمرے میں آتے ہیں۔ اسی طرح دس لاکھ چینی پناہ گزین جو کمیونسٹوں کے تشدد کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر ہانگ کانگ میں مصیبت کے دن گذار رہے ہیں۔ اس فہرست میں شامل ہیں جو اقوام متحدہ کی طرف سے تیار کی جا چکی ہے۔ آپ نے کہا جہاں تک یورپ کے ایک لاکھ تیس ہزار پناہ گزینوں کا تعلق ہے۔ ان میں اکثریت کاریگروں اور تربیت یافتہ صنعتی مزدوروں کی ہے۔ لہٰذا دنیا کے متعدد ملکوں نے انہیں اپنے ہاں آباد کرنے کی پیشکش کی ہے۔ لیکن چینی، فلسطینی اور الجزائری پناہ گزینوں کی آبادکاری کے لئے بہت رقوم کی ضرورت ہے۔

امریکی فرم ٹیوب ویل لگائے گی

لاہور ۱۷ اگست۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دوآبہ رچنا میں سیم کے سدباب کے سلسلے میں جو ٹیوب ویل لگانے کا جو پروگرام بنایا گیا ہے اس پر اڑھائی کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ یہ پروگرام ایک بڑے منصوبے کا حصہ ہے جس کے مطابق سیم زدہ پندرہ لاکھ ایکڑ اراضی کو دوبارہ قابل کاشت بنایا جائے گا۔ اس منصوبے کے مطابق مجموعی دو ہزار ٹیوب ویل لگائے جائیں گے یہ سارا کام ایک امریکی فرم کو سونپا گیا ہے۔

عالمی ادارہ محنت کا وفد پاکستان آ رہا ہے

کراچی ۱۷ اگست عالمی ادارہ محنت کے تین نمائندے پاکستان کے پانچ ہفتے کے دورے پر ۳۱ اگست کو کراچی پہنچیں گے وہ کارخانہ داروں اور مزدوروں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے سلسلہ میں سرکاری افسروں کارخانہ داروں اور مزدور نمائندوں سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ وہ لاہور اور ڈھاکہ بھی جائیں گے۔

انگریز کوہ پیماؤں کی تلاش پھر شروع ہو گئی

راولپنڈی ۱۷ اگست۔ ریاست ہنزا کے علاقہ تیورہ ہستاگ کی ایک بے نام چوٹی کو سر کرنے کی کوشش میں جو پانچ انگریز کوہ پیما گم ہو گئے تھے ان کی تلاش پھر شروع کر دی گئی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ انہیں آخری دفعہ یکم اگست کو ۲۴ ہزار فٹ کی بلندی پر دیکھا گیا تھا۔

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

دونوں صوبوں میں یونین بورڈوں کی تعداد چار چار ہزار ہوگی

سابق سیاستدانوں کی بداعمالیوں کے متعلق وائٹ پیپر شائع کیا جائے گا

ڈھاکہ ۱۷ اگست۔ مسٹر ذاکر حسین گورنر مشرقی پاکستان نے کہا کہ حکومت قومی تعمیر کے کام کے سلسلہ میں ایسے سابق سیاستدانوں کا خیر مقدم کرے گی۔ جن کا ماضی داغدار نہ ہو۔ لیکن یہ کام سابق سیاسی لیڈروں کی سکریننگ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

آپ نے کہا کہ جو لوگ قومی خدمت کے متمنی ہیں انہیں بہر حالت میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں حصہ لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ حکومت جلد ہی ایک وائٹ پیپر شائع کر کے عوام کو سابق سیاستدانوں کی بداعمالیوں سے آگاہ کر دے گی۔ گورنر نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے تحت صوبوں میں یونین بورڈوں کی تعداد برابر یعنی چار چار ہزار ہوگی۔ جب آپ سے نئے دارالحکومت کے نام کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے کہا اگر اس کا نام قائداعظم کے نام پر رکھ دیا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں بعد میں کوئی فیصلہ کیا جائیگا

"پاکستانی اچھے کوہ پیما بن سکتے ہیں"

کراچی ۱۷ اگست۔ سوئٹزرلینڈ کی جو کوہ پیما مہم دستگلسر کی چوٹی سر کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس کے لیڈر ڈاکٹر ریمانڈ لیمبرٹ نے کل یہاں ایک خصوصی ملاقات میں کہا اگر "پاکستانیوں کو تربیت اور ضروری سامان دیا جائے تو وہ اچھے کوہ پیما بن سکتے ہیں"۔

ڈاکٹر لیمبرٹ کی زیر قیادت اس کوہ پیما مہم نے قراقرم کے سلسلۂ کوہ میں ایک دشوار ترین چوٹی دستگلسر سر کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن مہم کے ارکان کو مسلسل برفباری طوفانوں اور بلند مقامات پر جانے والے قلیوں کی کمی کی وجہ سے یہ کوشش ترک کرنا پڑی تھی۔ ڈاکٹر لیمبرٹ کے ساتھ اس مہم میں ان کی اہلیہ بھی تھیں جو خود ایک تجربہ کار کوہ پیما ہیں اور گذشتہ دس سال سے مختلف کوہ پیما مہموں میں شامل رہی ہیں۔

اس سوال پر کہ آیا وہ دستگلسر کی چوٹی سر کرنے کی ایک اور کوشش بھی کریں گے؟ ڈاکٹر لیمبرٹ نے کہا "آئندہ سال نہیں یہ پہلے ہی دو مردوں کے لئے "بک" ہو چکی ہے۔ آپ نے مزید کہا ہو سکتا ہے ہم دو یا تین سال کے عرصہ میں کینیڈا کے کچھ باشندوں کے ہمراہ پھر قراقرم کی چوٹیاں سر کرنے کے لئے آئیں

مسٹر اور مسز لیمبرٹ نے پاکستانی حکام کی مہمان نوازی اور امداد کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے میجر زیڈ بی مرزا فوجی افسر رابطہ کا نام بڑی گرمجوشی سے لیا۔ جنہوں نے ان کی دیکھ بھال کی تھی۔

قلیوں کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر لیمبرٹ نے کہا "اس علاقہ میں کئی مہموں کی وجہ سے۔ تربیت یافتہ اور تجربہ کار قلی کافی تعداد میں نہیں ملتے۔ ہمیں صرف تین قلی ملے تھے اور وہ بھی کافی تربیت یافتہ اور تجربہ کار نہیں تھے۔ اگر حکومت پاکستان قلیوں کی تربیت کے لئے کچھ کرے تو یہ آئندہ مہموں کے لئے بڑی بات ہوگی"۔

مسز لیمبرٹ نے کہا "قلی اپنے کھانے کے لئے چپاتی پر اصرار کرتے ہیں۔ جو بلند چوٹیوں پر بنانا بہت مشکل ہوتی ہے"۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بلجیمی کانگو میں مردم خوری پر سزائیں

برسلز ۱۷ اگست۔ بلجیمی کانگو سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پانچ افریقیوں کو سزائے موت اور سات کو عمر قید کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے ان پر مردم خوری اور قتل کے الزامات عائد ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے چند انسانوں کا گوشت کھایا ہے اور ان کی ہڈیاں دریا کے کنارے اس طرح رکھدی تھیں۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ انہیں مگرمچھ نے کھایا ہے۔

کراچی، کولمبو ریڈیو ٹیلی فون سروس

کراچی ۱۷ اگست۔ صبح مسٹر ایف ایم خاں وزیر مواصلات پاکستان نے کراچی سے کولمبو تک کی براہ راست ریڈیو ٹیلی فون سروس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے ریڈیو ٹیلی فون پر مسٹر مریکار سے بات چیت کی۔ جو لنکا کے ڈاک خانوں نشریات اور اطلاعات کے وزیر ہیں۔ مسٹر ایف ایم خاں نے امید ظاہر کی کہ ریڈیو ٹیلیفون سروس کے افتتاح سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور بھی مستحکم ہو جائیں گے۔ اور باہمی تجارت بڑھ جائے گی۔ کولمبو سے مسٹر مریکار نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ ٹیلیفون سروس مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق صبح ساڑھے سات بجے سے سوا نو بجے تک کھلی رہا کرے گی۔ البتہ اتوار کو یہ سروس بند رہے گی۔ تین منٹ کی سروس کے لئے اٹھارہ روپے ادا کرنا پڑیں گے۔ ہر زائد منٹ کے لئے چھ روپے دینے پڑیں گے۔

شہری متروکہ زرعی زمینیں تین ماہ تک مستقل طور پر الاٹ کر دی جائیں گی!

"کلیموں کے جزوی استعمال کی اجازت نہیں دی جائیگی"

لاہور ۱۸ اگست - وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل شام بتایا کہ شہری زرعی متروکہ زمینوں کے مستقل طور پر الاٹ کرنے کا کام اگلے تین ماہ میں پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ جنرل اعظم خاں نے کل بحالیاتی حکام کی تیسری اور آخری پالیسی کانفرنس میں صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے اعلان کیا کہ کلیموں کے جزوی استعمال کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

آپ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کسی دعویدار مہاجر کو سب سے پہلے ایک جائیداد کے ملکیتی حقوق حاصل کرنے چاہئیں۔ اس کے بعد اگر اس کے کلیم کی اچھی خاصی رقم بچ رہے تو اسے کسی اور جائیداد کے حصول کے لئے درخواست کرنی چاہیئے۔ اور اگر اس جائیداد کی قیمت دعویدار مہاجر کے کلیم کی باقی ماندہ رقم سے زیادہ ہو تو اس صورت میں یہ رقم تین سال تک قسطوں میں وصول کی جائے گی۔ اگر اس کے سارے کلیم کی قیمت کسی ایسی متروکہ جائیداد کی قیمت کی ادائیگی میں ہی ختم ہو جائے جو اس سے پیشتر اس کے قبضے میں ہو اور وہ کسی دوسری متروکہ جائیداد کی خریداری کا بھی متمنی ہو تو اس صورت میں وہ ثانی الذکر جائیداد کو غیر دعویدار مہاجر کی حیثیت سے خرید سکے گا لیکن اس کی نقد قیمت اسے ایک ماہ کے اندر اندر ادا کرنا پڑے گی۔

جنرل محمد اعظم خاں نے متروکہ صنعتی اداروں کی فروخت کے بارے میں کہا کہ صرف ایسے لوگوں کو بولی دینی چاہیئے جو ان اداروں کو چلانے کی مہارت رکھتے ہوں تاکہ ان فیکٹریوں کو بند نہ رہنا پڑے اور پیداوار متاثر نہ ہو۔ آپ نے کہا کہ کسی جائیداد کے نیلام پر کلیم وضع کرنے کے بعد جو رقم واجب الادا ہو اس کی ادائیگی کے طریق کار پر دوبارہ غور کیا جا رہا ہے اور اب اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ باقی رقم فوراً نقد ادا کی جائے اور پوری ادا کی جائے۔

آپ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سیٹلمنٹ کا محکمہ ایک ایسی سکیم مرتب کرنے میں مصروف ہے جس کے مطابق شہروں کی بھیڑ بھاڑ کم کرنے کے لئے ان دعویدار مہاجرین کو شہروں سے دیہات میں منتقل کر دیا جائے گا جو آزادی سے قبل دیہات میں آباد تھے۔ ایسے لوگ دیہی مزدوروں، دستکاروں اور ایسے کاشتکاروں پر مشتمل ہیں جو اب شہروں میں جمع ہو گئے ہیں۔ سیٹلمنٹ کا محکمہ اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے آخری سروے کر چکا ہے۔ دیہات میں بھی دس ہزار روپے سے زیادہ مالیت کی جائیدادیں موجود ہیں جو ایسے لوگوں کو ان کے دعاوی کے سلسلہ میں دی جا سکتی ہیں۔ آپ نے دعویداروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے کلیموں کا معاوضہ دیہات میں آباد ہو کر حاصل کریں۔ آبادکاری کے سلسلے میں اس وقت تک جو کام ہوا ہے۔ وزیر بحالیات نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا اور نئی حکومت کا یہ وعدہ دہرایا کہ وہ مہاجرین کو سال کے اختتام سے پیشتر بحال کر دے گی۔ آپ نے کہا کہ میں نے بحالیات کے افسروں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ شہروں کے مکانات اور قطعات اراضی کا مکمل جائزہ لیں تاکہ جو املاک دستیاب ہوں انہیں کشمیری مہاجرین کی آبادکاری کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ آپ نے کشمیری مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں بتایا کہ ان کی آبادکاری کا کام تسلی بخش طریقے پر ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ راشن حاصل کرنے والے پانچ ہزار کشمیری مہاجرین کو بسایا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ سات سو کنبوں کو زرعی زمینیں دی گئی ہیں۔

غیر کاشتکاروں سے اراضی کی واپسی

آپ نے کہا کہ آزادی سے پیشتر جو کھاتے مسلمانوں اور غیر مسلم تارکین وطن کی مشترک ملکیت میں تھے اب ان کی پڑتال کی جا رہی ہے۔ اور حکومت ایسے لوگوں کو زمینوں سے بے دخل کر رہی ہے جنہوں نے اس پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ اسی طرح ایسے غیر دعویدار مہاجرین کے قبضے سے بھی زمینیں واپس لی جا رہی ہیں جو آزادی سے پیشتر غیر کاشتکار تھے۔ ناجائز قبضے سے حاصل کردہ اسی طرح کی سترہ ہزار ایکڑ اراضی ایسے کشمیری مہاجرین کو الاٹ کی جائے گی جو ضلع اٹک میں آباد ہونے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ جن کشمیری مہاجرین کو زرعی اراضی پر آباد کیا جا رہا ہے ان کے لئے آٹھ مہینے کا راشن بھی دیا جا رہا ہے اس کے علاوہ انہیں مکانوں کے لئے تقاوی اور سفر خرچ بھی دیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ڈھائی لاکھ روپیہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے حوالے کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ایسے کشمیری مہاجرین کیلئے وظیفوں کا انتظام کر سکیں جو اس ضلع میں آباد ہیں۔ کیمبل پور، راولپنڈی، گجرات، جہلم، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں جو زرعی زمین مہاجرین جموں و کشمیر کی آبادکاری کے لئے دستیاب کی جا سکتی ہے اس کی فہرست تیار کی جا رہی ہے۔

پاکستان بہت جلد اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا

آئی سی اے کے ڈائریکٹر مسٹر جیمس کلن کی تقریر

کراچی ۱۷ اگست آئی سی اے کے ڈائرکٹر مسٹر جیمس کلن نے قومی ترقی کے شعبوں میں "اپنی مدد آپ" کے جذبہ پر انحصار کے لئے نئی حکومت کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان مستقبل قریب میں اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہو جائیگا۔

مسٹر کلن اسلامیہ کالج کراچی کی ایک تقریب میں صدارت کر رہے تھے۔ آپ نے کہا صدر ایوب نے ۱۴ اگست کی نشری تقریر میں درست کہا ہے کہ "پاکستانی قوم کو اپنی کوششوں میں اضافہ کر دینا چاہیئے تاکہ خود کفیل ہونے کا مقصد جلد از جلد حاصل ہو سکے"۔

مسٹر کلن نے کہا کہ طلبہ کو ملک کی اقتصادی ترقی کے شعبہ میں نمایاں کردار ادا کرنا ہے۔ اور تعلیم کا مقصد اقتصادی فارغ البالی کا حصول ہونا چاہیئے۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ طالبعلم فارغ التحصیل ہونے کے بعد قومی تعمیر کی مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیں۔

اعانت الفضل

مکرم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کے صاحبزادے مکرم الیاس احمد و سلطان احمد انگلینڈ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے۔ نیز کیپٹن صاحب نے انگلینڈ میں مکان خریدا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

نوٹ:۔ اسی خوشی میں مکرم کیپٹن صاحب نے ۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(منیجر الفضل)

درخواست دعا:۔ مکرم کیپٹن چوہدری صاحب کے داماد چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب عازم انگلستان ہونے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کی دعا فرماویں۔

(منیجر الفضل)

ترقی اور درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم نذیر احمد صاحب ڈار اے ایس پی پولیس ٹانگا نیکا مشرقی افریقہ جو ابھی حال میں ہی اپنی رخصت پاکستان میں گزار کر واپس گئے ہیں۔ وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایس پی کے عہدہ پر فائز ہوئے ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ترقی کو دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے عزیزم کے لئے مبارک کرے

خاکسار عبد الکریم ڈار ٹانگانیکا مشرقی افریقہ

اعلان نکاح

مکرم محمود عبد اللہ الشبوطی آف عدن کا نکاح مورخہ ۵۹/۷/۳۱ کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے محترمہ سعیدہ شاہ رخ صاحبہ بنت مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب منیجر دواخانہ خدمت خلق کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے (بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ)

محمود عبد اللہ الشبوطی نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(منیجر الفضل)

ولادت

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام و لبنان کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۷/۸/۵۹ کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام جمیل احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کا پوتا اور مکرم پیر مظہر الحق صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے والدین ...